سوال

(348)کسی کو کافر کہنا کب جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی کو کافر کہنا کب جائز ہے اور کب ناجائز ہے؟ قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں تکفیر کی کیا نوعیت ہے۔

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ... ٤٤ المائدة

''جو اللہ کے نازل کیے ہوئے کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ کافر ہیں۔''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک آپ کے سوال کے تعلق ہے کہ کسی کو کافر کہنا کب جائز ہے اور کب ناجائز ہے تو آپ وہ کیفیت یا صورت بیان کریں جس میں آپ کو اشکال ہے تو ہم آپ کو اس کا حکم بتا دیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان : ومن لم یحکم ...میں تکفیر کی نوعیت 'کفر اکر'' ہے۔ امام قرطبی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ''جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جناب مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

(وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللہ رَدًّا للقُرآنِ، وَجَحْدًا لِقَوْلِ الرَّسُولِ فَهُوَ كَافِرٌ)

''جو شخص قرآن وحدیث کے خلاف فیصلہ کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ گناہ گار ہے لیکن اسے ملنے والی رشوت وغیرہ 'یا فریق مقدمہ سے دشمنی یا رشتہ داری یا دوستی وغیرہ اسے حق کے خلاف فیصلہ کرنے کی طرف راغب کر رہی ہے تو ایسے شخص کا کفر 'کفر اکبر''نہیں ہوگا۔ اسے اللہ کا نافرمان قرار دیا جائے گا 'کفر سے کم تر کفر یا ظلم سے کم تر ظلم یا فسق سے کم فسق'' کا مرتکب ہوا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ